www.emarsiya.com

یہ کہتے تھے کہ پھر گئیں آنکھوں کی پتلیاں
ہچکی کے ساتھ آ گئی سوکھے لبوں پہ جاں
حسرت سے دیکھ کر طرفِ شاہِ انس و جاں
دنیا سے کوچ کر گئے عباسِؑ نوجواں

چھوڑا جری نے ساتھ شہِ مشرقین کا
اک غل اٹھا کہ مر گیا عاشق حسینؑ کا

چلاتی ہیں یہ زوجۂ عباسِ نامور
چھوڑو مجھے خدا کے لئے پیٹنے دو سر
وارث میرا گزر گیا لوٹا اجل نے گھر
ہے ہے یتیم ہو گئے دونوں مرے پسر

پردیس میں علیؑ کے پسر سے بچھڑ گئی
اب خاک اڑانے دو کہ مری مانگ اجڑ گئی

مرثیہ

جب اذن پانی لانے کا عباسؑ کو ملا
بچوں کو جمع کر کے سکینہ نے یہ کہا
جاتے ہیں اب فرات پہ دیکھو مرے چچا
کچھ دیر اور صبر کرو تم پہ میں فدا

پانی کی میں سبیل یہاں پر لگاؤں گی
اصغرؑ کو سب سے پہلے میں پانی پلاؤں گی

پیاسا ہے تین روز سے معصوم بے خطا
پانی کا ایک قطرہ بھی اُسکو نہیں ملا
کرب و بلا کی دھوپ ہے اور گرم ہے ہوا
سوکھا ہوا ہے پیاس سے بے شیر کا گلا

لب تر کرونگی اُن کے تو وہ مسکرائیں گے
پھیلائے دونوں ہاتھوں کو گودی میں آئیں گے

www.emarsiya.com

پر ڈر اِس طرف تھا اُدھر فوجِ نابکار
بادل کی طرح چھانے لگی پھر سے ایک بار
اہلِ جفا سے بھر گیا میدانِ کارزار
چلا رہے تھے سارے جفا جو ستم شعار

پانی پہونچ سکے نہ امامِ حسینؑ تک
مشکیزہ جا سکے نہ خیامِ حسینؑ تک

ناگاہ ایک وار کمیں گاہ سے ہوا
شانہ جری کا ہو کے جدا جسم سے گرا
کچھ دور اور آگے بڑھے تھے کہ آہ آہ
تیغِ ستم سے دوسرا شانہ بھی کٹ گیا

دانتوں سے مشک تھام کے عباسؑ رہ گئے
دریا لہو کے جسمِ مبارک سے بہہ گئے

ایسے میں ایک تیر لگا آ کے مشک پر
مشکِ سکینہ چھد گئی تھرا گیا جگر
پانی کے ساتھ بہہ گئے اُمید کے گہر
جھک کر علم نے گھوڑے کی باگوں میں دی خبر

سقائے اہلبیتؑ کے شانے قلم ہوئے
بن بھائی کے جہان میں شاہِ امم ہوئے

اکبر کی سمت دیکھ کے بولے شہِ ہدیٰ
ٹوٹی کمر حسینؑ کی اے میرے دلربا
بیٹا ہمارا قوتِ بازو ہوا جدا
لو ہو گیا حصارِ حفاظت شگافتہ

دل میں ہمارے نیزۂ رنج و ملال ہے
بھائی کے غم میں بھائی کا جینا محال ہے

www.emarsiya.com

یہ کہہ کے حملہ ور ہوئے فوجوں پہ شاہِ دیں
ہمشکلِ مصطفےٰ نے الٹ دی جو آستیں
تھرا گئی فرات لرزنے لگی زمیں
جانیں بچا کے بھاگ گئے رن سے سب لعیں
پہونچے حسینؑ تیزی سے بھائی کی لاش پر
حسرت برس رہی تھی تنِ پاش پاش پر

آنکھوں کو اپنی کھول کے بولا وہ تشنہ کام
شرمندہ ہے سکینہؑ سے عباسؑ یا امام
لاشا اٹھانے کا نہ کریں آپ اہتمام
اب حشر تک رہے گا ہمارا یہیں مقام
للہ بخش دیجئے شفاعت کے نام سے
کوئی کمی ہوئی ہو اگر اس غلام سے

بھائی کے سر کو شاہ نے زانو پہ رکھ لیا
تھے پائنتی کھڑے ہوئے ہمشکلِ مصطفےٰ
پھر رو کے اپنے بھائی سے بولے شہِ ہدیٰ
دیکھو حسینؑ آیا ہے اے جانِ مرتضیٰ
اب آچکا ہے وقتِ جدائی پکار لو
جانے سے پہلے بھائی کو بھائی پکار لو

پھر شہ کی سمت دیکھ کے عباسؑ نے کہا
یہ سب کرم ہے آپ کا یا شاہِ کربلا
رقت کا جوش بڑھ گیا گھٹنے لگا گلا
بھائی کے ایک لفظ میں تھا پورا مرثیہ
بھائی کہا تو روح بدن سے نکل گئی
زانو پہ شہ کے گردنِ عباسؑ ڈھل گئی